Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵	اتوار ۲۰ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۱۸ امان ۱۳۶۹ ہش، ۱۸ مارچ ۱۹۹۰ء	نمبر ۶۴

دُعا ہی سے خدا سے تعلق پیدا ہوتا ہے

"ہمارا خدا تمام کائنات کا خدا ہے۔ روحانی دنیا کا بھی وہی خدا ہے اور جسمانی دنیا کا بھی وہی خدا ہے۔ اس لئے اس سے ہم مستغنی نہیں ہو سکتے۔ دُعا اصل ہے۔ دُعا ہی کے ذریعے ہم خدا سے تعلق جوڑتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں"۔

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء صہ ۲)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس یاد رکھو کہ نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔ جب کوئی شخص شدّت پیاس سے مرنے کے قریب ہو جاوے یا شدت بھوک سے مرنے تک پہنچ جاوے تو کیا اس وقت ایک قطرہ پانی یا ایک دانہ کھانے کا اس کو موت سے بچا لے گا؟ ہرگز نہیں۔ جس طرح اس بدن کو بچانے کے واسطے کافی خوراک اور کافی پانی بہم پہنچانے کے سوائے مفر نہیں۔ اسی طرح پورے جہنم سے تھوڑی سی نیکی سے تم بھی بچ نہیں سکتے پس اس دھوکہ میں نہ رہو کہ ہم نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا ہے اب ہمیں کیا غم ہے۔ ہدایت بھی ایک موت ہے۔ جو شخص یہ موت اپنے اوپر وارد کرتا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے اور یہی اصفیاء کا اعتقاد ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بھی اسی ابتدائی حالت کے واسطے فرمایا...... پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ اپنے امراض کو دُور کرو۔ دوسروں کا فکر مت کرو۔ ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو۔ خدا تعالےٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دُور کرے اور اعمال صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۲۳۴)

ترقی کرنے کیلئے غور وفکر کی عادت ضروری ہے

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"میں سمجھتا ہوں کہ انسان اور حیوان میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ انسان سوچتا ہے اور حیوان نہیں سوچتا۔ حیوان ابتدائے آفرینش سے یک ڈگر پر چلا آیا ہے۔ لیکن انسان نے سوچ سوچ کر اپنے لئے نئے راستے ایجاد کر لئے ہیں اور جب کبھی انسان نے اپنے اس مقررہ طریق کو چھوڑا ہے وہ ہمیشہ نیچے گیا ہے اوپر کبھی نہیں گیا۔ پس اصل چیز جس پر ہمیں زور دینا چاہیئے اور جس کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی اس عادت کو نہ چھوڑیں۔

جس عادت کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کیلئے ضروری قرار دیا ہے اور وہ سوچنے کی عادت ہے۔ اگر ہم بے سوچے سمجھے اپنے لئے کوئی طریق اختیار کریں گے تو یہ لازمی بات ہے کہ ہم ترقی نہیں کریں گے بلکہ ہم جس جگہ کھڑے ہوں گے وہیں کھڑے رہیں گے۔ اور یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو کھڑا ہو جاتا ہے وہ پیچھے کی طرف جاتا ہے۔ اپنے مقام پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا ایسی بنائی ہے کہ یا تو انسان آگے جائے گا یا پیچھے جائے گا۔ کوئی مقام ایسا نہیں جہاں وہ گزارہ کر سکے۔ دنیا کی تاریخ دیکھ لو جس وقت سے بنی نوع انسان کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے اور قرآن کریم کے ذریعہ تو ساری دنیا کی تاریخ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ آدم کے زمانہ سے اس نے تاریخ بیان کی ہے۔ یہی نظر آتا ہے کہ یا تو لوگ آگے چلتے ہیں یا پیچھے ہٹتے ہیں۔ ایک جگہ پر کھڑے ہونے کی مقدرت انسان کو عطا نہیں کی گئی۔ اس لئے کھڑے ہونے کے کوئی معنے ہی نہیں اور آگے جانے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ ہمارا مقصد کیا ہے۔ اور ہم میں اتنی استعداد ہو کہ ہم ہر چیز پر غور کر کے اپنے لئے کوئی راستہ تجویز کر سکیں"۔

(خطاب حضرت فضل عمر فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء)

○ مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ڈینٹل سرجن لاہور کی اہلیہ محترمہ خالدہ صاحبہ ۱۰ فروری ۱۹۹۰ء کو امریکہ میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ ان کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز ۱۸ فروری کو لاہور کے راستہ ربوہ پہنچا اور اسی دن بعد نماز ظہر بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ قبرستان عام میں اُن کی تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم شیخ محمد یونس صاحب مربی سلسلہ کے والد مکرم شیخ محمد صدیق صاحب ساکن کوٹ رحمت خاں بقضائے الٰہی مورخہ ۸ مارچ ۹۰ء بروز جمعرات اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

قارئین الفضل سے استدعا ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اُن کی اولاد اور جملہ متعلقین کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

○ مکرم حبیب اللہ صاحب طارق کی والدہ محترمہ قیصرہ ملک صاحبہ آف گجرات ریڑھ پر خطرناک پھوڑے کی وجہ سے انتہائی علیل ہیں اور کینیڈا میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹرز نے انتہائی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ محترمہ نواب بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ ساکن چک ۳۱۲ ج۔ب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) حال ربوہ شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم صادق علی صاحب (محکمہ واپڈا) کی والدہ محترمہ ایک سال سے پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا رہیں۔ باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا۔

○ مکرم ڈاکٹر سید محبوب احمد صاحب ابن سید ڈاکٹر جنود اللہ صاحب (سرگودھا) کی دائیں ٹانگ پنڈلی سے ٹوٹ گئی ہے۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۱۸ ۔ امان ۱۳۶۹ ہش ۱۸ ، مارچ ۱۹۹۰ء

مذہب کا نچوڑ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

○ یہ جہان تو تخم ریزی کا جہان ہے اور ایسے مواقع حاصل کرنے کے واسطے ہے جن سے خدا تعالیٰ راضی ہو ۔

○ معاش کی قلت ہو تو چوری ڈاکہ اور دوسرے جرائم شروع کر دیتے ہیں ۔ ایسی حالتوں میں صبر کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا چاہیئے ۔

○ ایک شخص ہے کہ اس کا گزارہ ایک دو روپیہ روزانہ میں بخوبی چل سکتا ہے لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سوال بےہودہ ہوگا ۔ یہ ضروری ہے کہ ضرورت حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کی جاوے ۔

○ انسان ایک کارِ خیر کے لئے جب نیت کرتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے ۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا یا نہ تھا مزاحم ہو اور بد دیانتی کرے تو بھی اوّل الذکر کو چاہیئے کہ وہ کسی قسم کا تغیّر اپنے ارادہ میں نہ کرے ۔ اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا ۔

○ نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبتِ صادقین بھی ہے ۔

○ درستئ اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے ۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے ۔

○ راستبازوں کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ مصیبت سے ان کو چڑ ہوتی ہے اور جب ایسے مواقع پر شیطان دخل دے کر ان کو بہکانا چاہتا ہے تب ان کی غیرت جوش مارتی ہے اور بجائے اس کے کہ ان کا قدم پیچھے ہٹے وہ آگے بڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شیطان ہمیں پیچھے ہرگز نہیں ڈال سکتا ۔

ہم نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات میں سے یہ فقرات اس لئے پیش کئے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں یہی باتیں مذہب کا نچوڑ ہیں ۔ لمبی چوڑی چھان بین کی بجائے اگر ان باتوں کو سوچ سمجھ کر اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے مذہب کو سمجھ لیا ہے ۔ اور ہم اس پر عمل پیرا ہیں ۔

پسِ دیوار ترا سایہ نظر آتا ہے
اہلِ خانہ مجھے ہمسایہ نظر آتا ہے
جس کے آنگن میں ہر اک شے کی فراوانی ہے
میری آنکھوں کو وہ بے مایہ نظر آتا ہے

ـــــ ابوالاقبال

○

سیاسی فائدے ہوتے ہیں پبلک کو لڑانے میں
لگے ہیں اس لئے وہ قوم میں نفرت بڑھانے میں

مجھے رہ رہ کے یاد آتا ہے وہ جذبہ محبّت کا
جو پاکستان بنتے وقت تھا ہر اِک گھرانے میں

کوئی جھگڑا نہ تھا اس وقت فرقوں اور قوموں میں
بناء تھی کلمۂ طیّب ہی اِک مِلّت بنانے میں

رواداری اخوّت اور ہمدردی و غم خواری
یہ ساری سُرخیاں ہیں زیبِ عنواں اُس فسانے میں

عداوت اور نفرت ہے ریاء ہے چاپلوسی ہے
تصنّع اور تشدّد چار سُو ہے اب زمانے میں

بڑے زوروں پہ جنگِ زرگری ہے حکمرانوں کی
پڑے ہیں ہم غریبوں کے مسائل سَرد خانے میں

تصادم ہے گروہوں میں وہ دینی ہوں کہ دنیاوی
وسائل وقف ہیں باہم دگر نیچا دکھانے میں

خدا کا خوف بھی جاتا رہا قانون کا ڈر بھی
لگے ہیں رات دن اِک دوسرے کا خوں بہانے میں

خداوندا یہ کیسا دَور ہے مادّہ پرستی کا
کہ تجھ کو بھول کر سب لگ گئے دَولت کمانے میں

سکونِ قلب جو مِلتا ہے زُہدِ خُشک کیا جانے
حضور اللہ کے وقتِ سحر آنسو گرانے میں

روایات اپنے آباء کی بھلا دیں اب وہ حالت ہے
کہ شرم آتی ہے اس کا ذکر سُننے اور سُنانے میں

"رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جاجا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں"

رحمت اللہ شاکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

بوفورس

سویڈن کی فرم بوفورس کے ساتھ جن ہندوستانیوں نے اسلحہ خریدنے میں رشوت سے کام لیا تھا (جن میں حکومت کے ہندوستانی دوست اور اطالوی رشتہ دار شامل بتائے جاتے ہیں) کے نام معلوم کر لئے گئے ہیں۔

اگرچہ ان ناموں کی جو فہرست تیار کی گئی ہے ابھی تک غیر سرکاری کہا جاتا ہے لیکن جونہی یہ معاملہ عدالت میں گیا یہ فہرست سرکاری طور پر بھی جاری کر دی جائے گی۔ ہندوستان کی ایک تحقیقاتی ٹیم اس سارے معاملے کی چھان بین کر رہی ہے یہ نام سوئٹزرلینڈ سے نہیں بلکہ سویڈن ہی سے ملے ہیں اگرچہ پہلے کہا تو یہ گیا تھا کہ بینک ایسے کھاتوں کا جو خفیہ ہوں کسی طور پر بھی اظہار نہیں کرتا لیکن اب یہ نام بتلا دیئے گئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ایسا کروانے کے لئے خاصا دباؤ ڈالنا پڑا ہے جس شخص نے بوفورس کے ساتھ ہندوستان کی اسلحہ خریدنے کی صورت پیدا کی تھی اس کا نام مارٹن آرڈبو (ARDBO) ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب ایسے موڈ میں ہیں کہ اب کھل کر باتیں کرنا چاہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ سویڈن کے حکام نے ان سے کہا تھا کہ جب ہندوستانی ٹیم یہاں آئے تو انہیں موجود رہنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے تعاون کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اسی طرح ایس۔ کے۔ بھٹناگر جو اس خرید کے وقت ہندوستانی سکرٹری دفاع تھے انہوں نے بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ تعاون کریں گے۔

ان کے علاوہ ایک اور شخص جس نے کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ یعنی گوپی اروڑا نے بھی اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کے متعلق سویڈن کے سابق وزیر آنا گریٹا لیوگن (ANNA GRETA LIEOGN) اور لارس رنگ بر (LARS RING BER) جو چیف پبلک پراسیکیوٹر تھے میں آپس میں تو تو میں میں۔ ہو گئی تھی۔ مسٹر رنگ بر اروڑہ کو شامل تفتیش کرنا چاہتے تھے۔ اور یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب راجیو گاندھی سٹاک ہالم میں ۶ ملکوں کی چوٹی کی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ لیکن ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء کو مسٹر لی جون نے ٹیلیفون پر رنگ بر سے کہا کہ وہ اس معاملے کو ختم کر دیں دراصل رنگ بر نے تحقیقات اس لئے ختم کر دی تھی کہ سوئٹزرلینڈ کے بینکوں کے حکام نے اس معاملے میں کھاتہ داروں کے نام بتانے سے انکار کر دیا تھا۔ اس وقت سب سے اہم سوال یہ ہے کہ یہ نام سرکاری طور پہ کب مشتہر کئے جائیں گے۔ اگر سوئٹزرلینڈ کے ساتھ سرکاری طور پر قانونی چارہ جوئی کرنے کی صورت پیدا ہو گئی تو یہ نام سوئٹزرلینڈ سے ہی شائع کر دیے جائیں گے۔ کیونکہ بوفورس کو تو بہرحال یہ علم ہے کہ کس کو اور کیا کچھ دیا گیا تھا۔ کوڈ نام لوٹس اور ہیٹولپ کسی کے بھی ہوں لیکن یہ بوفورس کے نہیں ہو سکتے۔ تحقیقاتی ٹیم نے جو کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ سب کی توقعات سے بہت بڑھ کر ہے۔ ایک کھاتہ جس کا خاص طور پر ذکر آتا ہے وہ کسی بہت بڑے ہندوستانی سیاسی لیڈر نے ۱۹۸۰ء میں کھلوایا تھا اور دس سال تک اس میں سے رقم نکلوائی بھی جاتی رہی ہے اور جمع بھی کروائی جاتی رہی ہے۔ اس میں نہ صرف بوفورس سے حاصل کی گئی رقوم جمع کروائی گئی ہیں بلکہ اس کے علاوہ بعض ایسے ذرائع سے بھی جن کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اگرچہ ہندوستان کی تحقیقاتی ٹیم اس بات کا پیچھا کر رہی ہے (یہ خبر خلیج ٹائمز نے شائع کی ہے

والیولیٹا چمورو

پیڈرو جواکینو چمورو جو لا پرنسا اخبار کے پبلشر تھے۔ اور اس وقت کے دائیں بازو کے ڈکٹیٹر انیستا سیو سموزا کے سخت ترین مخالف کو طانا گوا میں ۱۹۷۸ء میں سموزا کے اشارے پر قتل کر دیا گیا تھا پیڈرو کی وفات کے بعد اس کی بیوی وائیولٹا چمورو سیاست میں آئیں اور انہوں نے اپنی پوزیشن اتنی مستحکم کر لی۔ کہ اب وہاں کے پریذیڈنٹ ڈینیل آرٹیگا کو شکست دے کر ملک کی صدر بن گئی ہیں۔ وائیولیٹا چمورو رومن کیتھولک مذہب کی خوبیوں جمہوریت اور نجی تجارت کی اقدار کی قائل ہیں اور انہوں نے آرٹیگا کی حکومت کو مارکسی بنایا اور کہا کہ اس حکومت نے ۱۹۷۹ء میں ملک کے باشندوں کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ نکاراگوا کے لوگ لڑائی اور اقتصادی بحران سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔

اب حالات کی بہتری کی یہی صورت ہے کہ تمام لوگ مل جل کر امن اور اقتصادی خوشحالی کے لئے کام کریں۔ انتخابات نے ان کے خیال میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ نکاراگوا کے لوگ جمہوریت چاہتے ہیں انہیں امن کی ضرورت ہے۔ اور وہ ایک آزاد زندگی بسر کرنے کے خواہاں ہیں۔

جس وقت ان کے خاوند پیڈرو جواکینو چمورو کو ہلاک کیا گیا تو ملک کے باشندے اس بات سے اس قدر ناراض ہوئے کہ انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے سموزہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا وائیولیٹا چمورو اپنی ہر بات میں اپنے خاوند کا ذکر کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں ان سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے کام کرنے کی طاقت اور ہمت عطا کریں جب وہ انتخابات کی مہم چلا رہی تھیں تو انہیں کئی دفعہ علاج کے لئے امریکہ جانا پڑا۔ گھر میں ہی چلتے پھرتے ان کے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اور اس طرح وہ انتخاب کی مہم سے کئی ہفتے غیر حاضر رہیں۔ جب واپس آئیں تو انہوں نے اجتماعات سے یوں خطاب کیا کہ وہ وہیل چیئر میں بیٹھی ہوتی تھیں اور چونکہ جلد جلد ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا تھا ان کی تکلیف میں اضافہ ہوتا گیا۔

ان کی پارٹی کے منشور میں یہ بات شامل ہے کہ لوگوں سے جبری فوجی خدمت نہیں لی جائے گی۔ اور جو زمینیں گزشتہ حکومت نے ہتھیائی تھیں وہ لوگوں کو واپس کی جائیں گی۔ آرٹیگا کے ساتھیوں نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ حالات کو پچھلی طرف موڑ دے گی اور سموزا کے ہی دن واپس آجائیں گے۔ جو کام لوگوں کی بہتری کے لئے کیا جا چکا ہے اسے ختم کر دیں گے اور ایک اعلیٰ درجے کی کلاس وجود میں آجائے گی۔

متحدہ یمن

امید ہے کہ اس سال کے آخیر تک جنوبی اور شمالی یمن متحد ہو جائیں گے اس سلسلے میں ریاض میں ایک میٹنگ میں شرکت کے لئے مصر، عراق اور اردن کے رہنما جمع ہوئے۔ شاہ فہد نے اجلاس کے اختتام کے بعد کہا کہ وہ اپنی طرف سے اپنی حکومت اور سعودی لوگوں کی طرف سے جنوبی اور شمالی یمن کے متحد ہونے کے فیصلے پر مبارک باد دیتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ وہ اس سلسلے میں ہر ممکن مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔

نیا دستور اس بات کو واضح کرتا ہے کہ تمام قوانین کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی ہے جو لوگ اس دستور کی مخالفت کر رہے ہیں انہیں متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ ایسا کرتے رہے تو نتائج کے خود ذمہ دار ہوں گے

مکڑی کا ریشم

کہتے ہیں کہ مکڑی کا ریشم ریشم کے کیڑے کے تیار کردہ ریشم سے کہیں زیادہ مضبوط ہے اب تک تو لوگ ریشم کے کیڑے ہی سے ریشم حاصل کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ کہتے ہیں کہ اس پر خرچ بھی زیادہ اٹھتا ہے اور توجہ بھی زیادہ عرصے تک دینی پڑتی ہے۔ لیکن اب سائنس دانوں نے مکڑی سے ریشم حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ شاید یہ ریشم حاصل تو کچھ دیر سے کیا جا رہا تھا اور فوج اسے استعمال بھی کر رہی تھی۔ جو اسے راز میں رکھے ہوئے تھی۔ اب یہ راز راز نہیں رہا۔ یہ ریشم جو حاصل کیا جائے گا اس سے بلٹ پروف جیکٹ بنیں گے ہیلمٹ کے اوپر استعمال کیا جائے گا اور پیراشوٹ کی ڈوریاں بھی اس سے بنائی جائیں گی۔ بظاہر بہت ہلکا ہے لیکن بہت مضبوط۔ کہتے ہیں کہ اب لوگ اس ریشم کی جرابوں کی طرف بھی ایک دفعہ توجہ کریں گے۔ عمل تو اس کا کچھ عجیب سا ہے یعنی ریشم کے کیڑے کے جینز سے مکڑی تیار ہو گی اور مکڑی یہ ریشم بنائے گی۔ کیسے؟ یہ ابھی کچھ واضح نہیں ہے لیکن بہرحال جو اس کام کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی کامیابی کا اعلان کیا ہے۔ جہاں تک ریشم کے کیڑے کا سوال ہے اسے تو اب گھریلو بنایا جا چکا ہے۔ لیکن مکڑی کو ابھی تک اس رنگ میں گھریلو نہیں بنایا جا سکا۔ اگرچہ امید ہے کہ یہ کوشش بھی جلد ہی کامیاب ہو جائے گی اور اس طرح ریشم زیادہ بھی مل سکے گا اور زیادہ مضبوط بھی ہو گا

فی الحال تو ریشم کی خرید و فروخت کرنے والے اس بات سے مطمئن نہیں لگتے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ریشم کے کیڑے کی جگہ مکڑی کا یہ کام شروع کر دینا ایک بے ہودہ سی بات ہے یعنی ناقابل یقین۔ بہرحال اگر واقعی یہ بات سچ ہے کہ ریشم کے کیڑے کی بجائے اب ایسی مکڑیاں پیدا کر لی جائیں گی جو ریشم کا دھاگہ بنائیں اور بنائیں بھی زیادہ اور ان کا بنایا ہوا دھاگہ ہو بھی زیادہ مضبوط تو اور کیا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب، امریکہ

محترم قاری محمد یٰسین خان صاحب

ٹبورا تنزانیہ کا مشہور اور پرانا شہر ہے اس شہر کے بڑے بازار میں بہت بڑے ہندو تاجر جن کی دوکان سڑک کے کونے پر تھی۔ ان سے اکثر ملنا جلنا تھا۔ ضروری اشیاء ان سے ہی خرید کیا کرتے تھے ان سے خاصا تعلق تھا۔ عزت کی نگاہ سے ہمیں دیکھتے تھے۔ ایک دن مجھے مکرم برادرم قاری محمد یٰسین خاں صاحب کے متعلق کہنے لگے۔ "یٰسین مانس نہ تھے" گجراتی زبان میں۔ کہ قاری محمد یٰسین تو انسان نہیں مقصد ان کا اس جملہ سے یہ تھا کہ درویش صفت اور بہت ہی نیک انسان ہے جو فرشتوں کی خصلت رکھتا ہے۔ اس ہندو تاجر کا نام ہری داس لادجی تھا۔ بہت عرصہ سے یہاں کاروبار کر رہا تھا اور قاری صاحب بھی خاصے عرصہ سے یہاں مقیم تھے۔ قاری صاحب کی بہت نیک شہرت تھی۔ ہر طبقہ میں وہ عزت سے دیکھے جاتے ایسے ہی نیک خصلت۔ فرشتہ سیرت درویش کے متعلق کہا جاتا ہے ؎

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

بہت دنوں سے طبیعت پر بوجھ تھا۔ مشرقی افریقہ کے کئی مخلص احمدیوں کا خاکسار نے مختلف اوقات میں ذکرِ خیر کیا ہے اور اور دعا کی تحریک و ترغیب کی غرض سے الفضل اخبار میں ان کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ لیکن ان کے متعلق وقت گزرتا گیا۔ کئی قسم کی مصروفیات میں ایسا الجھا کہ کئی سال گزر گئے ان کے متعلق کچھ نہ لکھ سکا۔ لیکن گردن بوجھ تلے دبی رہی۔ میرے ساتھ ان کا بہت گہرا تعلق تھا۔ سالہا سال مل جل کر جماعتی کام اور خدمات کے انجام دینے کی توفیق ملی۔ بہت قریب سے دیکھا۔ اور لگاتار سالہا سال دیکھا۔ سچا کھرا اور صاف ستھرا اپنے قول و فعل میں۔ انہیں تنگی و ترشی کی حالت میں بھی ان صفات کا حامل پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے ان کے جملہ عزیزوں کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار کی پہلی ملاقات قاری صاحب سے ٹبورا میں ہوئی۔ اس وقت ریلوے کے محکمہ LOCO میں کام کرتے تھے۔ ٹبورا ریلوے سٹیشن کے قریب ریلوے کوارٹرز کی بہت بڑی آبادی تھی یہ علاقہ

ٹبورا مشن ہاؤس سے جو ایک چھوٹے سے باغ میں ایک خستہ عمارت میں اس وقت تھا ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ درمیانی علاقہ ایسا تھا کہ بعض اوقات یہ بھی اطلاع ملتی کہ یہاں شیر کبھی کبھی آتے جاتے ہیں۔

خاکسار کے دل میں ہمیشہ اس عابد و زاہد کے تعہد کا خاص اثر رہا صبح کی نماز اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کے لیے مشن ہاؤس باقاعدہ آتے اور بلا ناغہ آتے۔ شاذ کے طور پر مجبوری۔ معذوری کے ایام میں نہ آسکے ہوں تو اور بات ہے۔ ورنہ روز کا معمول تھا۔ اندھیرے میں دونوں نمازوں میں شمولیت کے لیے بہت التزام سے جماعت کے ساتھ شامل ہوتے اور کبھی انہیں یہ خوف آڑے نہ آیا کہ وہ ایسے علاقہ سے گزر کر آتے ہیں جہاں شیروں کا آنا جانا رہتا ہے۔ اور درندوں کا گزر ہے۔

جب نماز کے لیے آتے تو باقاعدگی سے یہ معمول تھا نماز شروع ہونے تک نوافل پڑھتے۔ اور باجماعت نماز کے بعد بھی نوافل پڑھتے مجھے یاد نہیں پڑتا کبھی نوافل کی ادائیگی میں انہوں نے ناغہ کیا ہو۔ گھر میں جب ہوتے تو بہت ہی التزام سے اشراق کے نوافل بھی ادا کرتے۔ زندگی کے آخری لمحات تک صحت، تندرستی کی حالت میں جہاں بھی رہے کثرت سے علاوہ فرض نمازوں کے نوافل ادا کرتے۔

محترم قاری صاحب بال ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ دس مئی ۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے۔ مجھ سے پانچ ماہ عمر میں بڑے تھے۔ ۱۹۲۶ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد لائل پور (اب فیصل آباد) زرعی کالج میں داخل ہوئے اور گریجویٹ ہوئے اور فیصل آباد میں ہی اسلامیہ سکول میں بطور ٹیچر ایک سال تک ملازمت کی۔ اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد ۱۹۳۰ء میں ایسٹ افریقہ چلے آئے ان دنوں ایمگریشن کی کوئی خاص پابندیاں نہ تھیں۔ آسانی سے آنا جانا تھا۔

ایک احمدی ویٹرنری ڈاکٹر غالباً ڈاکٹر محمد رمضان صاحب تھے جو بعد میں لمبا عرصہ زنجبار ملازمت کے سلسلہ میں مقیم رہے دورانِ سفر ایسٹ افریقہ آتے ہوئے ان سے محترم قاری صاحب کی ملاقات ہوئی۔ جوانی کے عالم میں دورانِ سفر محترم ڈاکٹر صاحب نے ان کی پرہیزگاری نیکی اور دینی قدروں کو دیکھا تو انہوں نے ان کا احمدیت سے تعارف کرایا۔ اور مطالعہ کے لیے کوئی کتاب بھی دی۔ جوانی میں ہی تہجد کے بھی رسیا تھے۔ ابتدائی تعارف اور دعوت الی اللہ اور مطالعہ کے ساتھ ساتھ استخارہ بھی شروع کیا۔ اور احمدیت کے بارے میں دعا کرتے رہے۔

اس دوران خواب میں ایک رات انہوں نے ایک آیت قرآنی کسی کو تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ اور بیعت کر لی۔ یہ ۱۹۳۱ء کی بات ہے یہ تحریری بیعت تھی۔ خاکسار ۱۹۳۵ء میں ٹبورا میں تھا۔ ٹبورا میں ان دنوں کچھ اور احمدی بھی تھے ان سے ملنا جلنا ان کا رہا اور مزید تقویت انہیں ملی۔

دعوت الی اللہ کی جدوجہد اور ابتداء میں سواحیلی زبان سیکھنے میں خاکسار ان سے مدد لیتا رہا۔ ٹبورا میں ان دنوں ایک عرب نوجوان ناجم بن سالم نے بھی بیعت کر لی تھی۔ یہ دونوں دوست بطور ترجمان خاکسار کی تقریروں۔ خطبات کے ترجمان کے طور پر مدد کرتے رہے۔ اردو میں درس تقریر خطبہ کا ترجمہ محترم قاری صاحب کرتے اور جب عربی میں درس یا خطبہ دیتا تو ناجم بن سالم سواحیلی میں ترجمہ کرتے۔ کئی ماہ یہ سلسلہ جاری رہا۔

۱۹۳۶ء میں محترم قاری صاحب واپس انڈیا گئے اور اپنے عزیزوں میں عزیزہ رشیدہ بیگم صاحبہ سے شادی کر کے پہلے قادیان گئے اور خاکسار سے واقفیت اور تعلق کی بناء پر قادیان میں ہمارے ہی گھر ٹھہرے۔ خاکسار کی والدہ اور بہنوں نے اس شریف زادی جو نئی نئی بیاہی گئی تھیں کا خاص خیال رکھا۔ اور پھر امام جماعت احمدیہ (ثانی) کی ملاقات و زیارت سے مشرف ہو کر دستی بیعت بھی کر لی۔ اور پھر سیدھے مشرقی افریقہ واپس ٹبورا پہنچ گئے۔

خاکسار ان دنوں ٹبورا میں اکیلا تھا۔ خاکسار کی اہلیہ مبارکہ بیگم بھی ان دنوں قادیان تھیں۔ ان سے بھی تعارف ہوا۔ اور مشرقی افریقہ جانے والی خاتون کا خاص خیال رکھا مشرقی افریقہ میں خاکسار کی اہلیہ چار سال بعد آئیں۔ ٹبورا کے قیام کے عرصہ میں محترم قاری صاحب اور ان کی اہلیہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے خاکسار کے کھانے کا خاص اہتمام رکھا۔ اور لگاتار لمبا عرصہ رکھا۔ ان کے اس احسان اور مدارات کا خاکسار پر ہمیشہ گہرا اثر رہا۔

قاری صاحب پر پھر ایک ایسا وقت آیا کہ سرکاری محکموں اور ریلوے میں تخفیف کا کلہاڑا چلا اور یہ بھی تخفیف کا شکار ہو گئے۔ اس اہلیہ سے قاری صاحب کا ایک بیٹا عزیز محمد ادریس اور ایک بیٹی عزیزہ عابدہ خدا کی طرف سے نصیب ہوئے۔ بے کاری اور ملازمت کے نہ ملنے کا باعث۔ اقتصادی بدحالی علاقہ میں اس وقت زوروں پر تھی۔ محترم قاری صاحب کو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

دار السلام اور ٹبورا ریلوے لائن پر ایک سٹیشن GULVE آتا ہے سنٹرل لائن پر یہ چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں ان کے ایک جگری دوست مکرم منور جنگ صاحب جو اب فوت ہو چکے ہیں سٹیشن ماسٹر تھے جو بعد میں موانزا۔ ٹبورا کے سٹیشنوں پر بھی سٹیشن ماسٹر رہے۔ ان کے ہاں چلے گئے۔ اور وہاں فارغ رہنے کی بجائے دودھ کے فروخت کرنے کا کام شروع کیا۔ بس گزارا ہوتا تھا۔ فراخی کی حالت نہ تھی۔ تنگی کے دن تھے لیکن ان کی عبادت۔ اور زہد و پرہیزگاری میں کوئی کمی نہ تھی۔ اور کچھ عرصہ بعد مکرم منور جنگ صاحب بھی یہاں سے تبدیل ہو گئے تھے۔

اب قاری صاحب اس دوست سے بھی محروم ہو گئے۔ اگرچہ وہ ہمارے جماعت میں شامل نہ تھے لیکن ان کا تعلق قاری صاحب سے اور جماعت کے دوستوں سے اور خاکسار سے بھی بہت گہرے پیار کا تعلق تھا جن دنوں موانزا MWONIZA کے سٹیشن ماسٹر تھے جھیل وکٹوریہ میں چلنے والے جہاز کے ذریعہ سے جب خاکسار کینیا سے واپس ٹبورا آتا تو موانزہ پورٹ تھی یہاں سے ہی ٹرین چلتی تھی۔ مکرم منور جنگ صاحب کے ہاں ہی قیام ہوتا۔ خاکسار ان کے لئے دعا گو ہے وہ ہمیشہ مہمان نوازی کا حق ادا کرتے اور احترام سے کرتے۔ GULVE سٹیشن سے ان کی تبدیلی کے بعد مکرم قاری صاحب ۱۹۴۰ء میں اپنی عزیز رفیقۂ حیات سے بھی محروم ہو گئے۔ وہ خدا کو پیاری ہو گئیں اور اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔

جس کس مپرسی اور بے کسی کے عالم میں اس نیک بخت بی بی کی وفات ہوئی عین جوانی میں۔ اور جس پریشانی کے عالم میں قاری صاحب کو اکیلے ہی تجہیز و تکفین اور تدفین کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دکھ کا اندازہ اور اس صورتحال کا تصور جب کرتا ہوں تو بے حد پریشانی ہوتی ہے اور دل سے ان کے لیے اور محترم قاری صاحب کے لیے دعا نکلتی ہے۔ صبر۔ برداشت۔ اکیلے سب کام قبر کی تیاری۔ غسل وغیرہ کا اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صابر و شاکر تے سارا فریضہ انجام دیا۔ خدا تعالیٰ درجات بلند کرے۔ صرف دو چھوٹے چھوٹے بچوں نے اس وقت قدرے سہارا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی دکھوں کی رات کو خیر و برکت کے دن سے بدل دیا۔ اور پھر انہیں ملازمت مل گئی۔ اور دن بدن ان کے دن بدلتے گئے۔ اور تدریجاً ترقی و خوشحالی نصیب ہوتے گئے۔ درویشانہ وضع اور وضعداری میں ان کی محویت میں کوئی کمی نہ آئی۔

بوٹرا میں بیت الحمد بننی شروع ہوگئی اور دعوت الی اللہ کی جدوجہد اور ارد گرد کے علاقہ میں اور دیہات میں احمدیت کا نفوذ بڑھنے لگا۔

جیساکہ اوپر لکھ آیا ہوں محترم قاری صاحب کی اہلیہ فوت ہوگئی تھیں اب ان کی شادی کی فکر تھی۔ جوان تھے، صحت مند تھے۔ دو چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ مکرم بابو غلام محمد صاحب نیروبی میں وہ خود اور ان کے بیٹے نے حال ہی میں احمدیت قبول کی۔ اور جلد جلد اپنے اخلاص میں ترقی کی۔ ان کی ایک بیٹی عزیزہ حفیظ بیگم کے بارہ میں خاکسار نے بابو صاحب کو تحریک کی۔ خدا تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ رضامند ہوگئے۔ اور ہمارے عزیز بھائی قاری محمد یٰسین صاحب کی اس نیک بخت بیٹی سے شادی ہوگئی۔ ہر لحاظ سے بہت ہی برکت والی شادی ثابت ہوئی۔ محترم قاری صاحب کی کایا ہی پلٹ گئی۔ خوشحالی سے اللہ تعالیٰ نے ہر طرح نوازا۔ ملازمت میں ترقی پر ترقی ہوتی گئی۔ پھر بعد میں نیروبی ریلوے کے محکمہ میں ان کی تبدیلی ہوگئی۔ ان دنوں سارے ایسٹ افریقہ کی ریلوے کا محکمہ ایک ہی تھا۔ اس بیوی سے اللہ تعالیٰ نے قاری صاحب کو سات بیٹے دیئے۔ ساتوں ہی خدمتِ دین میں ہمہ تن اپنے اپنے انداز میں مصروف ہیں اور فدائی ہیں۔ دو بیٹیاں دیں جو بفضلِ خدا شادی شدہ ہیں۔ سب بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے خوشحالی کی برکت سے حصہ وافر دیا ہے۔ کوئی بیرسٹر ہے کوئی انجینیر ہے کوئی ڈاکٹر ہے ایک بیٹا جلنگھم (U.K) کا آجکل پریذیڈنٹ جماعت ہے۔ دوسرا بیٹا برمنگھم جماعت کا پریذیڈنٹ ہے، عزیز الیاس خاں جو بیرسٹر ہیں وہ کینیا میں بیرسٹری کے بعد مجسٹریٹ بھی رہے ہیں۔ کئی رنگوں میں قانونی خدمت کا موقع انہیں جماعت کے لئے ملتا رہتا ہے۔

مشرقی افریقہ کے ملکوں کی آزادی کے بعد ۱۹۶۴ء میں قاری صاحب انگلستان چلے گئے۔ اور جلنگھم (کینٹ کے علاقے) انگلستان میں آکر آباد ہو گئے۔ اپنا مکان خرید لیا۔ ان کے ایک عزیز ترین دوست مکرم امانت اللہ خاں صاحب جو اگرچہ جماعت میں شامل نہ تھے۔ لیکن ان کے رشتہ دار احمدی تھے اور جماعت کے جن دوستوں سے ان کا رابطہ تھا ان کی نیکی کے باعث بہت پیار کا تعلق رکھتے تھے۔ وہ جلنگھم میں پہلے آئے ان کی تحریک پر ہی قاری صاحب بھی جلنگھم میں آ گئے۔ اور بھی بہت سے دوست مشرقی افریقہ کے یہاں آکر آباد ہوئے۔

محترم قاری صاحب نے اپنے گھر میں ایک کمرہ نماز کے لیے مخصوص کر رکھا تھا۔ خاکسار ۱۹۶۵ء میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے کام کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت (الثالث) کی ہدایت اور محترم حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی درخواست پر انگلستان ایک ماہ کے لیے بھجوایا گیا۔ جلنگھم میں بھی جاتے کا ان دنوں موقع ملا۔ بڑے پیار سے قاری صاحب نے تواضع اور خاطر مدارات کی۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے اس کمرہ میں جہاں نماز باجماعت گھر کے بچوں کو شامل کر کے پڑھتے تھے لے گئے۔ باجماعت نماز ادا کی۔ یاد پڑتا ہے ایک دفعہ مجھے عزیز سید سرور شاہ صاحب حال مقیم لندن نے بتایا کہ بیتِ الفضل لندن میں بھی باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کرتے اور عورتوں کے لیے ہال میں ہی پردہ بھی محترم امام صاحب سے کہہ کر لٹکا دیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے۔ بعد میں تو خدا کے فضل سے لندن میں مشن ہاؤس کا بڑا کمپلکس بنا۔ عورتوں کے لیے الگ ہال بنا۔ اور بیت الفضل کے علاوہ ہال بھی نمازیوں سے بھر جاتے۔

جلنگھم میں جب تک رہے بچوں کی۔ جماعت کے احباب اور نوجوانوں کی تربیت کا خاص خیال رکھا۔ جس کا پھل۔ بیریں پھل صرف جلنگھم کے دوست ہی ENJOY نہیں کر رہے بلکہ جہاں جہاں بھی ان کے بچے ہیں وہاں کی جماعتیں ان بچوں کی نیکی و اخلاص کی شاہد ہیں

محترم قاری صاحب بہت عرصہ ٹانگا میں بھی رہے۔ یہاں نیک اور مخلص احمدیوں کا ایک اچھا گروپ بن گیا تھا۔ مکرم مختار احمد صاحب ایاز۔ مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب۔ مکرم بھائی عبدالکریم صاحب ڈار اور قاری صاحب۔ جماعتی کاموں میں یہ سارا گروپ اوّل نمبر پہ رہا یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ قرآن کریم سے قاری صاحب کو خاص عشق تھا۔ اپنی طرف سے بہت ترتیل سے اور خاص لے سے پڑھتے۔ قاری کا خطاب ان کی قرأت اور لگاتار تلاوت اور مختلف اوقات میں قرآن کریم کی آیتوں کا تذکرہ کرنے کے باعث انہیں ٹانگا کی جماعت نے قاری کہنا شروع کر دیا۔ پھر تو یہ مستقل طور پر قاری ہی بن گئے اور ہمیشہ قاری صاحب۔ قاری محمد یٰسین صاحب کے خطابات سے ہی یاد کیے جاتے اگرچہ باقاعدہ قاریوں کی طرح قاری نہ تھے۔

جب تک قاری صاحب زندہ رہے اور صحت سے رہے بالخصوص جلنگھم میں ان کا دستور رہا کہ صبح کی نماز کے بعد باری باری بچوں سے تلاوت کراتے اور پھر اس حصہ کا ترجمہ و تشریح اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق کرتے۔ اور یہ چھوٹا سا گھر جو باجماعت نماز۔ اور درس قرآن کے لیے وقف تھا خدا تعالیٰ نے پھر وہ وقت بھی دکھایا کہ جلنگھم میں ایک بڑا مشن ہاؤس خاکسار کے قیام انگلستان میں خریدا گیا۔ جس کا نام ناصر ہال ہے۔ حضرت امام جماعت (الرابع) نے اس کا افتتاح فرمایا۔ جن عزیزوں۔ دوستوں کی کوشش سے یہ ہال حاصل کیا گیا۔ ان میں ایک محترم قاری صاحب بھی تھے۔ یہ عمارت ناصر ہال جماعت کی غیر معمولی تقویت کا باعث ہوا۔ بہت سی برکتوں کا موجب ہوا۔ اور جلنگھم میں مشرقی افریقہ سے آنے والوں کا ایک مرکز بن گیا۔

جماعت جلنگھم کے ۱۹۶۵ء میں پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ غالباً سب سے پہلے اس جماعت کے پریذیڈنٹ تھے اپنے گھر میں اور عزیزوں میں قرآن کریم کی ہدایات و احکام کی تلقین ان کا خصوصی موقف تھا۔ حتی المقدور بچوں اور اہل کو سنت پر عمل کرنے کی ترغیب ہر وقت جاری رکھتے موصی تھے۔ ۱/۱۰ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ ہر تحریک میں حصہ لیتے۔ تنگی و فراخی میں کبھی بھی مالی قربانی کے فریضہ سے غفلت نہیں کی۔

پرانے دوستوں کے ساتھ تعلق دوستی قائم رکھا۔ اور ان کی یاد ہمیشہ تازہ کرتے۔ جماعت اور غیر از جماعت احباب میں بہت عزت سے دیکھے جاتے زندہ دل بھی تھے۔ خشک زاہد نہ تھے۔ بالآخر یہ دنیا فانی ہے۔ نیک یادوں کو چھوڑ کر نیک بخت اولاد کو چھوڑ کر اپنے پیارے مولا جن کا پیار ہر وقت ان کی جان تھا۔ اس دنیا دفانی سے رخصت ہوئے مورخہ دس مارچ ۱۹۷۰ء ان کی وفات ہوئی۔ مقامی طور پہ جنازہ پڑھے جانے کے علاوہ ربوہ میں سیدنا حضرت امام جماعت نے نماز جنازہ پڑھائی ان کی نعش کے کندھا دینے میں بھی حصہ لیا اور کچھ دور تک ساتھ رہے بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی پرانے احباب اور مربی جنہوں نے مشرقی افریقہ میں وقت گزارا وہ سب شامل ہوئے یہ عاجز بھی اپنے پرانے ساتھی۔ ہمدرد خیر خواہ بھائی کی نماز جنازہ اور تدفین میں شامل ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سب بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کو اپنے بزرگ باپ کی نیک روی اور خوبیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ عزیزہ حفیظ ان کی بیگم کو ہمیشہ اپنے بچوں کیطرف سے خوشی نصیب ہوتی رہے۔ یہ سارے بچے اور قاری صاحب کے اہل و عیال کی نیکی اور شرافت ہے کہ اپنے بزرگ باپ کے دوستوں سے بالعموم اور اس عاجز سے آج تک عزت و احترام کا سلوک روا رکھا ہے۔ اور ہر موقعہ پر خاص خیال رکھا ہے۔

کیسے کیسے مخلص اور بزرگ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں کی روحانی تربیت و برکت سے پیدا ہوئے اور نیک نام اور نیک کام کر کے رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ہم عاجزوں اور ان کے دوستوں کا انجام بخیر ہو۔

ناظمین اطفال کی توجہ کیلئے

ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ اپنی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک دفتر اطفال میں ارسال کر دیا کریں۔

سیکرٹری عمومی

(اطفال الاحمدیہ پاکستان)

ضروری اعلان

انگریزی زبان کے صحیح تلفّظ کی ادائیگی میں دلچسپی رکھنے والے طلباء مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سے رابطہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماحولیات

منصور احمد مبشر

نکاسی و صفائی آب

عظیم عالمگیر مسئلہ ○ ایک جائزہ

رائن یورپ کے سب سے لمبے اور غلیظ دریاؤں میں سے ایک ہے۔ اس کے کناروں پر فرانس، جرمنی اور ہالینڈ کے بڑے بڑے ان گنت صنعتی کارخانے قائم ہیں۔ یہ تمام ممالک دریائے رائن سے اپنے صنعتی مقاصد کے لئے پانی حاصل کرتے ہیں اور ایک پیچیدہ عمل کے ذریعے اسے صاف کرنے کے بعد انسانی آبادی کو بھی پینے کے لئے پانی بھی یہیں سے فراہم کرتے ہیں۔ مگر وہ تمام ممالک جہاں سے دریائے رائن گزرتا ہے غلاظت کی ایک بڑی مقدار اس میں شامل کر دیتے ہیں اور اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتے کہ اس پانی کو صاف کیسے کیا جائے۔ صنعتی غلاظت کے ساتھ ساتھ گھریلو نالیوں کی گندگی ٹنوں کی مقدار میں اس پانی میں شامل ہو جاتی ہے۔ جب دریائے رائن شمالی سمندر سے گزرتا ہے تو یہ ایک دریا سے زیادہ ایک غلیظ نالے کا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔ دریائے رائن اور شیلڈٹ جس مقام پر ڈیلٹا بناتے ہیں وہاں بہت سے رکاوٹی بند تعمیر کئے گئے ہیں تاکہ طوفانی لہروں کی صورت میں پانی کی سطح کو خطرناک حد تک بلند ہونے سے روکا جائے۔ نتیجے کے طور پر یہاں جھیلوں کا ایک جال سا بچھ گیا ہے۔

کیا ان رکاوٹی بندوں نے ہالینڈ کے ساحلی پانیوں سے مٹی کو دور رکھ کر صاف کرنے میں کوئی مدد کی ہے؟ آئیے مثال کے طور پر جزیرہ ٹیکسل پر ایک نظر ڈالیں۔ ٹیکسل پرندوں کی کئی قسموں کی افزائش نسل کے لئے بہت سازگار ہے۔ یہ جزیرہ ان پرندوں کی ایک بہت بڑی تعداد کے لئے ایک ایسی آرام گاہ ہے جو گرمیاں شمال میں اور سردیاں جنوب میں گزارتے ہیں۔ یہ تمام پرندے یہاں غذا کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں جہاں چاہے یہ غذا ان کو کیچڑ یا دلدل سے ملے یا سمندر سے حاصل ہو۔ اگر سمندر کا پانی زیادہ گہرا اور غلیظ ہو جائے تو اس کے اثرات ان پرندوں کے لئے تباہ کن ہوں گے۔ درحقیقت ڈیلٹا کا کام یہ ہے کہ وہ اس مٹی اور غلاظت کے کچھ حصوں کو روکے جو یہ دو دریا لے کر آتے ہیں۔ سمندر کی لہریں اس مٹی کو شمال کی طرف بہا لے جاتی ہیں۔ اس طرح ٹیکسل میں پرندوں کی پناہ گاہ خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ لیکن ٹیکسل صرف پرندوں کی ہی پناہ گاہ نہیں بلکہ یہ ایک مشہور تفریحی مقام بھی ہے۔ یہاں جو لوگ چھٹیاں منانے آتے ہیں ان کی ضروریات کے مطابق یہاں جزیرے میں زیر زمین پانی موجود نہیں ہے۔ اس لئے جزیرے پر یورپ کا سب سے بڑا سمندری پانی صاف کرنے کا پلانٹ تعمیر کیا گیا ہے۔ پہلے پانی کو خوب گرم کیا جاتا ہے پھر پائپوں کے ذریعے کنڈینسیشن چیمبرز میں پہنچایا جاتا ہے۔ خالص پانی بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے اور پائپوں پر منجمد ہو جاتا ہے۔ جب کہ نمک باقی رہ جاتا ہے۔ پھر ان کنڈینسیشن چیمبرز کے ذریعے باقی نمکین پانی کو چلا کر اور پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ ایک چیمبر سے دوسرے چیمبر تک دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ نتیجے کے طور پر پانی کا نقطۂ ابال بھی کم ہو جاتا ہے۔ ۳۵ سنٹی گریڈ تک یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ پانی دوبارہ سمندر میں بہتا ہے تو بقیہ نمکین پانی کا درجہ حرارت اب بھی ۳۰ سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ اس طریقہ کار کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس میں توانائی بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ ایک کیوبک میٹر پانی کو صاف کرنے کے لئے تین کلوگرام تیل کی ضرورت ہوتی ہے۔

کیونکہ جزیرہ ٹیکسل میں آب رسانی کا مسئلہ اتنا ہی سنگین ہے جتنا باقی ہالینڈ میں اس لئے ہالینڈ کے سائنسدانوں نے ایک ایسا طریقہ ایجاد کرنے کی کوشش کی ہے جو سمندر کے پانی کو نمک سے پاک کرنے اور گندے پانی کو صاف کرنے میں یکساں استعمال ہو سکتا ہے۔ اگر پانی سے اس کا نمک علیحدہ کر لیا جائے تو یہ بھی ممکن ہو گا کہ پانی سے دوسرے چھوٹے چھوٹے مٹی کے ذرات بھی نکال لئے جائیں۔ اور یہی اس ایجاد کا بنیادی خیال تھا۔ اس نظام میں پہلے پانی کو مٹی سے پاک کیا جاتا ہے اور پھر اسے چھانا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے پوری قوت سے پائپوں میں سے گزارا جاتا ہے۔ ان پائپوں کے اندر ایک خاص قسم کی دھات ہوتی ہے۔ گندا اور نمکین پانی بڑی قوت سے ان پائپوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ پائپ کی اندرونی دھات صرف پانی کے مالیکیولز کو گزرنے کی اجازت دیتی ہے۔ نمک، بھاری دھاتیں اور دوسرے ذرات پیچھے رہ جاتے ہیں دوسرے سرے پر صاف پانی چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے باہر نکلتا ہے اور غلاظت اندر رہ جاتی ہے۔ کئی سالوں سے اس اصول پر بنایا گیا ایک پلانٹ ہالینڈ میں کام کر رہا ہے۔ توانائی کے خرچ ہونے کا مسئلہ اب بھی موجود ہے اور کافی سنگین ہے۔ بہرحال یہ چیز اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے کہ چاہے پانی کی کوالٹی کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اس پر لاگت اتنی زیادہ نہیں آنی چاہیے لیکن ہم پانی صرف پیتے ہی نہیں ہم اسے دوسرے مقاصد کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں جیسے جیسے ہمارا معیار زندگی بلند ہوتا جاتا ہے۔ ہم دریاؤں اور سمندروں میں زیادہ سے زیادہ گندا پانی شامل کر دیتے ہیں۔

دریاؤں میں اپنا پانی صاف کرنے کی ایک قدرتی صلاحیت ہوتی ہے لیکن وہ نکاسی آب کے انسانی انتظامات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ دوسرے گنجان آباد صنعتی ممالک کی طرح ہالینڈ میں بھی نکاسی آب ایک مہنگا مسئلہ بن چکا ہے۔ یہاں کے باشندوں نے اسے حل کرنے کے لئے بہت سے طریقے سوچے ہیں۔

ایک سب سے سستا مگر سب سے کم مؤثر طریقہ اس وقت ایمسٹرڈم میں استعمال کیا جا رہا ہے جس کے مطابق شہر میں نہروں کا ایک نظام قائم کیا گیا ہے۔ شہر کا ۵۰ فی صد گندا پانی انہی نہروں کے ذریعے باہر نکالا جاتا ہے۔ ہر رات نو بجے سے صبح چار بجے تک ایک مقررہ ٹائم ٹیبل کے مطابق ان نہروں میں سے غلاظت بہائی جاتی ہے ایک سرے پر دریائے ایمسٹل سے پانی پمپ کیا جاتا ہے۔ مخصوص وقتوں پر دروازے کھولے اور بند کئے جاتے ہیں اور اس طرح باری باری مختلف نہریں بند کی جاتی ہیں اور گزشتہ دن کی غلاظت ایمسٹرڈم کے شمال مشرق میں واقع ایک جھیل میں بہا دی جاتی ہے۔ یہ جھیل اس وقت نکالی گئی تھی جب اس کے پانی کو مارتھ سی سے الگ کرنے کے لئے ایک بڑا ڈیم بنایا گیا تھا۔ پمپ پانی کو ۲۴۰۰ کیوبک میٹر فی منٹ کے حساب سے ان نہروں کی طرف دھکیلتا ہے جس کا مطلب ہے کہ ایک رات میں سات لاکھ کیوبک میٹر پانی نہروں میں سے گزرتا ہے۔ شہر کی گندگی اس جھیل میں بہا دی جاتی ہے مگر یہ وہاں نئے مسائل کھڑے کر دیتی ہے۔ اور اسی لئے ہالینڈ کے نکاسی آب کی کوئی عمدہ مثال نہیں کہی جا سکتی۔

یورو پورٹ میں جو روٹرڈم کے باہر ایک بڑا صنعتی علاقہ ہے زیادہ تر صنعتی کارخانوں کے خود اپنے نکاسی آب کے نظام میں پانی کو فلٹر کرنے کے لئے فیکٹریوں کی اپنی مشینیں ہیں۔ استعمال شدہ پانی ایک ایسے ٹاور سے رستا رہتا ہے جس میں اعلیٰ قسم کی جالیوں کا ایک سلسلہ ہے۔ ان جالیوں میں ایک ایسا باریک نظام پوشیدہ ہے جو غلاظت اور دوسرے نقصان دہ مواد کو الگ کر دیتا ہے۔ باقی رہ جانے والی غلاظت کو اس طرح خرچ کر دیتا ہے کہ پانی کے دوبارہ دریا میں داخل ہونے کا وقت آئے تو یہ کافی حد تک صاف ہو چکا ہو۔

کیمیکل اداروں کی غلاظت کو عام طور پر صاف کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے ہالینڈ کی ایک بڑی کیمیکل فرم کی غلاظت اس آٹھ سو میٹر طویل گہری نہر کے ذریعے بہائی جاتی ہے جسے آکسیڈیشن ڈچ کہتے ہیں کیونکہ اس میں کروڑوں کی تعداد میں جراثیم پائے جاتے ہیں۔ ممکن حد تک ان کی کارکردگی کو مؤثر بنانے کے لئے کئی مقامات پر پانی میں آکسیجن ملائی جاتی ہے۔ ڈچ میں تیس ہزار کیوبک میٹر پانی ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار کیوبک میٹر پانی فی گھنٹہ اس میں مزید پمپ کیا جاتا ہے۔ اور فی گھنٹہ اسی مقدار سے پانی پائپوں کے ذریعے داخل کیا جاتا ہے۔ یہاں جراثیم پانی کی تہہ میں چلے جاتے ہیں اور جو پانی اوپر سطح کی طرف آتا ہے اس میں سے ۹۵ فی صد آلائشیں دور ہو جاتی ہیں۔ وہ جراثیم جو تہہ میں چلے جاتے ہیں وہ

باقی صفحہ ۸ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۸۰:۔ میں مقبول بیگم زوجہ عبد اللطیف صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱۰ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے۔ (۲) طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ۲۴۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۲۱/۱۲/۸۹ سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مقبول بیگم ۳/۱۰ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مسرور احمد کریم بھٹی رحمت بازار ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ عبد السلام وصیت نمبر ۱۵۰۳۶۔

مسل نمبر ۲۷۳۸۱:۔ میں محمد طاہر ندیم ولد رشید احمد شاہد قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ "فی الحال کوئی نہیں ہے"۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ محمد طاہر ندیم ولد رشید احمد شاہد صاحب احمد پور شرقیہ حال طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۱ محمد ارشاد انور وصیت نمبر ۲۵۲۱۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر محمود بٹ وصیت نمبر ۲۵۸۶۵۔

مسل نمبر ۲۷۳۸۲:۔ میں امتہ العزیز بشریٰ زوجہ نسیم احمد ناصر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۸ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر طلائی کانٹے اور انگوٹھی وزنی ایک تولہ ۲ ماشہ مالیتی ۳۸۴۳/۷۵ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۲۷/۶/۸۹ سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ العزیز بشریٰ اہلیہ نسیم احمد ناصر ۹/۸ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ عبد السلام ولد شیخ عبد القدوس ۳/۹ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نعیم احمد نعیم ورائٹی سٹور رحمت بازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۳۸۳:۔ میں سلیمہ بیگم زوجہ ملک میراں بخش قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۲ دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان بر قبہ ۱۴ مرلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے (۲) حق مہر ۶۰۰/- روپے وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سلیمہ بیگم زوجہ ملک میراں بخش ۹/۲ دارالعلوم جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ جاوید احمد وصیت نمبر ۲۵۶۳۴ پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ طارق محمود پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۳۸۴:۔ میں عاصم محمد طارق ولد ڈاکٹر غلام محمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ حافظ دیوان خوشاب ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ "فی الحال کوئی نہیں ہے"۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عاصم محمد طارق ولد ڈاکٹر غلام محمد صاحب محلہ حافظ دیوان خوشاب۔ گواہ شد نمبر ۱۔ قاسم محمد ناصر ولد ڈاکٹر غلام حسین محلہ حافظ دیوان خوشاب گواہ شد نمبر ۲۔ صادق محمد طاہر برادر موصی

مسل نمبر ۲۷۳۸۵:۔ میں انوار احمد مجوکہ ولد ملک سارنگ خان صاحب پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۲۰/۸ عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ "فی الحال کوئی نہیں ہے"۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ انوار احمد مجوکہ ۸۲۰/۸ عزیز آباد کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبارک احمد راجوری ۲۱/۲ محمدی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا ہارون علی وصیت نمبر ۲۴۶۸۱۔

بزم ادب کا اجلاس

مورخہ ۱۴ فروری شام ساڑھے چار بجے انصار اللہ ہال میں بزم ادب ربوہ کے زیر اہتمام ایک علمی نشست منعقد ہوئی جس میں مکرم شیخ عبد الماجد صاحب آف لاہور نے اپنا مقالہ پیش فرمایا۔

اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری رحمت علی صاحب مسلم (ریٹائرڈ) پروفیسر ادبیات گورنمنٹ کالج سرگودہا نے کی۔ مہمان مقرر کا تعارف کرواتے ہوئے بزم کے سیکرٹری مکرم شیخ منور شمیم صاحب نے موصوف کے والد مکرم شیخ عبد القادر صاحب (سابق سوداگر مل) کی دینی اور علمی خدمات کا تذکرہ بھی کیا۔ بعدہٗ مکرم شیخ عبد الماجد صاحب نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ جس میں جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب کی اپنے والد ماجد سر محمد اقبال کی سوانح حیات پر مشتمل کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ان اعتراضات کے تفصیلی اور مسکت جواب دیئے جو علامہ موصوف نے احمدیت پر کئے تھے اور مذکورہ کتاب میں انہیں درج کیا گیا تھا۔

بعد میں سوال وجواب کا سیشن ہوا۔

آخر میں صدر اجلاس نے مختصر تبصرہ فرمایا۔ دُعا کے ساتھ یہ دلچسپ علمی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بعض دوست تو دُعا کے لئے درخواست بھجوا دیتے ہیں لیکن بہت سے دوستوں کو اس کا موقع نہیں ملتا۔ قارئین سے گزارش ہے کہ سب کے لئے دُعا کیا کریں۔

تبدیلی کلینک

بولان میڈیکل اینڈ سکن کلینک

ڈاکٹر مبین الحق خان میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال

شاھد مارکیٹ رحمت بازار ربوہ

شفٹ ہوگیا ہے

اوقات کار
موسم سرما :۔ شام ۴ تا ۸ بجے
موسم گرما :۔ شام ۵ تا ۹ بجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتامیٰ کمیٹی کی طرف سے ضروری اعلان

حضور انور کی منظوری سے یکصد یتامیٰ کو کفالت میں لئے جانے کی سکیم کے بارے میں احباب جماعت کی اطلاع کے لئے ضروری امور پیش ہیں:-

(۱) یتامیٰ کے لئے کوائف فارم تمام امراء جماعت کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ایسے مستحق یتامیٰ جنہیں کفالت میں دیا جانا مقصود ہو ان کے کوائف فارم پُر کروا کر صدر اور امیر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ بھجوائے جائیں۔

(۲) اسی طرح یتامیٰ کی کفالت کرنے والے دردمند احباب کے لئے بھی کوائف فارم تمام امراء جماعت کو ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ایسے دردمند مخیّر دوستوں سے جو یتامیٰ کی کفالت کے خواہشمند ہوں کوائف فارم پُر کر کے نظام جماعت کی سفارش کے ساتھ بھجوائے جانے کی درخواست ہے۔

(۳) جو دوست کسی یتیم کو اپنے پاس رکھنے کی بجائے اس کی پرورش کیلئے صرف وظیفہ دینے کے خواہش مند ہوں وہ اسی فارم پر بطورِ خاص اس کا ذکر فرماویں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دارالضیافت ربوہ ضلع جھنگ

بقیہ: صـ۶ سے آگے

گول نہر کی طرف واپس ہو جاتے ہیں اس طریق کار کے ذریعے صاف کئے جانے والے پانی میں اب بھی کچھ زہریلے اور فاسد مادّے مثلاً امونیا اور نائٹروجن کے مرکبات موجود ہوتے ہیں۔ اس جگہ پانی کی صفائی کا ایک نیا پلانٹ زیر تعمیر ہے۔ اور جلد ہی مکمل ہونے والا ہے اسے اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ باقی رہ جانے والے کیمیاوی اجزاء بھی پاک صاف کر دیئے جائیں گے۔ وہ کارخانے جو صفائی آب کا اپنا نظام رکھتے ہیں اس لئے فائدے میں ہیں کہ انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کارخانے میں کس نوعیت کے اور کس مقدار میں فاسد مادّے باقی بچ گئے ہیں اس طرح انہیں یہ پتہ ہوتا ہے کہ ان چیزوں سے چھٹکارا پانے کے لئے کیا کرنا ہے۔ اور یوں معاملات ان کے لئے آسان ہو جاتے ہیں۔

شہری آبادی میں نکاسئ آب کا معاملہ بالکل مختلف ہے کیونکہ چھوٹے کارخانوں گلی کوچوں اور گھروں سے ہر قسم کی آلائش پبلک سیوریج سسٹم میں آکر گرتی ہے۔ اس وجہ سے ایک پبلک سیوریج پلانٹ کے ذریعے صفائی کے کئی طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کے پانچ سو سیوریج پلانٹس ہالینڈ میں کام کر رہے ہیں۔ ۱۹۷۰ء سے پبلک سیوریج پلانٹ کی تعمیر کے لئے ایک سپیشل ریجنل ٹیکس لاگو کیا گیا ہے جس کی آدھی رقم مقامی کارخانے اور آدھی رقم وہاں کے باشندے ادا کرتے ہیں۔ اس جدید ترین پلانٹ پر تیس ملین گلڈر لاگت آئی ہے۔ اور اسکا خرچ سپیشل ٹیکس کی مدد سے پورا کیا گیا ہے۔ ہر شہری سال میں تقریباً ۲۰ گلڈر سے کچھ زیادہ اس میں ادا کرتا ہے اور یہ رقم ہالینڈ کی واٹر ایسوسی ایشن کو جاتی ہے جو نکاسئ آب اور صفائی آب کے منصوبے بناتی ہے اور مختلف پلانٹس تعمیر کرتی ہے۔

بازیافتہ گھڑی

بیت المبارک اور دارالضیافت کی درمیانی سڑک سے ۶، مارچ کو ایک گھڑی ملی ہے۔ جس کی ہو وہ نشانی بتا کر حاصل کر لیں
پروفیسر مبارک احمد انصاری
B-3/4، دارالصدر غربی۔ فون نمبر ۸۰۳

خبریں

مُلکی خبریں

○ وفاقی وزیر مملکت برائے اطلاعات احمد سعید اعوان نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر ٹی وی آئندہ سال سے کام شروع کر دے گا۔

○ بے نظیر بھٹو نے آزاد کشمیر میں جو خطاب کیا وہ مقبوضہ کشمیر میں دکھانے کے لئے فوج کے جوانوں نے ایک عارضی بوسٹر نصب کر دیا۔ یہ بوسٹر ۱۶ ہزار فٹ بلند پہاڑی پر نصب کیا ہے۔

○ وفاقی وزیر صحت نے بتایا ہے کہ پنجاب کی حکومت نے اسلام آباد میں مظاہرے کرنے کے لئے اپنے حامی ڈاکٹر بھیجے تھے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار سکندر حیات نے اعلان کیا ہے کہ اگر مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم بند نہ ہوئے تو کشمیری حریت پسندوں کے ساتھ جہاد میں حصہ لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

○ تحریک استقلال کے صدر اصغر خان نے کہا ہے کہ اراکین اسمبلی آئندہ انتخابات کے لئے رقم اکٹھی کر رہے ہیں۔

○ پاکستان ہاکی فیڈریشن کے ذرائع کے مطابق اولمپیئن اصلاح الدین اور منظور الحسن کو بالترتیب قومی ہاکی ٹیم کے مینجر اور کوچ کے عہدے پر بارسلونا اولمپکس ۱۹۹۲ء تک برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ مصطفےٰ کھر کے گھر پر فائرنگ کی تحقیقات ایس ایس پی لاہور خود جا کر کریں گے۔

○ ۱۸ مارچ کو اسلامی اتحاد کے نئے عہدیداران کا انتخاب ہو گا۔ موجودہ صدر نواز شریف اور سیکرٹری جنرل پروفیسر غفور ہیں۔

غیر مُلکی خبریں

○ لتھوانیہ کے اعلانِ آزادی پر مسٹر گورباچوف نے اپنا ردِ عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے خبردار ہو جانا چاہیئے قیادت کے ایک اور ممبر نے کہا کہ اس مسئلے کو سیاسی طریقوں سے حل کرنا ہو گا اور یہ کہا کہ ٹینک اب ہماری مدد نہیں کر سکتے

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے پانچ ممبر ملکوں کے نمائندے پیرس میں ہونے والی ایک میٹنگ میں شرکت کر رہے ہیں تاکہ کمبوڈیا میں قیامِ امن کے سوال پر غور و فکر کر سکیں۔ ان ممبروں نے گذشتہ جنوری میں تین متعلقہ مسائل، بیرونی سیکیورٹی، فوجی مسائل اور آزادانہ انتخاب کی تیاری کے مسئلے پر بات چیت کی تھی۔ اس تازہ میٹنگ میں موخر الذکر مسئلے پر توجہ مرکوز رہے گی۔

○ اسرائیل کی لیبر پارٹی بظاہر مخلوط حکومت میں شامل دوسرے فریقوں کے ساتھ اپنا رابطہ ختم کرنے کے اور قریب آ گئی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی جانب کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔ لیکوئڈ پارٹی ابھی تک مذاکرات کے متعلق امریکی منصوبے کو قبول کرنے سے انکار کرتی رہی ہے۔

○ جزائر کریبین کے علاقے میں واقع جمہوریہ ہیٹی کے سابق فوجی حکمران ملک چھوڑ کر امریکہ چلے گئے ہیں اور ہیٹی میں عبوری سول حکومت قائم ہو گئی ہے جس کی سربراہ ایک خاتون جج ریٹا پیکال ہیں۔

پتہ

۳۰ ایکڑ زرخیز زرعی رقبہ فوری فروخت کیلئے

ربوہ سے تقریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر نہائت ہی باموقعہ برلب ہائی وے، ذرائع آمدورفت کی ہر وقت سہولت۔ زرخیز نہری رقبہ، ٹیوب ویل ذاتی، پختہ رہائش۔ ۴ ایکڑ پھلدار باغ، رجوع کریں۔

شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر ۵۲۱ رہائش ۴۳۱